ناراض ہوں، بہر حال معافی مانگ کر صلح صفائی کی صورت نکالنی چاہیے۔

بچوں کا مَردوں کی صف میں کھڑا ہونا کیسا؟

سُوال: نمازی کے ساتھ نابالغ بچہ نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے تو کیا اس شخص کی نماز ٹوٹ جائے گی؟

جواب: بچہ برابر میں کھڑا ہو گیا تو اس میں نمازی کا کیا قصور ہے؟ ہاں اگر صفیں قائم ہوتے وقت ایک ہی سمجھ دار بچہ موجود ہو جو نماز کو سمجھتا ہو تو وہ پہلی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے اور اگر ایک سے زائد بچے ہوں تو بہتر یہ ہے کہ ان کی صف پیچھے بنائی جائے،(1) لیکن نماز توڑ کر یا ڈانٹ کر انہیں پیچھے نہ کیا جائے کہ اس طرح ان کی دل آزاری ہو گی۔ بعض لوگ بچوں کو ڈانٹ کر یا گھسیٹ کر پیچھے کر دیتے ہیں، یہ غلط طریقہ ہے، یوں بچے مسجد سے دور ہوں گے اور انہیں مسجد سے وحشت ہو گی، لہٰذا بچوں کو محبت اور شفقت کے ساتھ پیچھے کیا جائے، اور اگر نا سمجھ بچہ صف میں کھڑا ہو جو نماز کو نہ سمجھتا ہو تو اس سے قطعِ صف (صف کو کاٹنا) لازم آئے گا جو کہ حرام ہے۔(2)

لوگوں کے کہے بغیر کسی کو ان کا سَلام پہنچانا کیسا؟

سُوال: کوئی کسی سے کہے کہ "لوگوں نے آپ کو سلام کہا ہے" حالانکہ ہر فرد نے نہیں کہا ہوتا تو کیا یہ جھوٹ ہو گا؟(3)

جواب: اگر سب نے اسے اپنا وکیل بنایا ہے کہ "ہمارا سَلام پہنچا دو" تو ٹھیک ہے، ورنہ درست نہیں۔ لوگ عموماً مجھے کہتے

---

(1) ...اس مسئلے کے ضمن میں فتاویٰ رضویہ جلد 7 صفحہ نمبر 207 سے ایک سُوال جواب پیشِ خدمت ہے: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک سمجھ وال (سمجھ دار) لڑکا آٹھ نو برس کا جو نماز خوب جانتا ہے، اگر تنہا ہو تو آیا اسے یہ حکم ہے کہ صف سے دور کھڑا ہو یا صف میں بھی کھڑا ہو سکتا ہے؟ جواب: صورتِ مُسْتَفْسَرَہ (یعنی پوچھی گئی صورت) میں اسے صف سے دور یعنی بیچ میں فاصلہ چھوڑ کر کھڑا کرنا تو منع ہے۔ کیونکہ ممیز بچے (جو نماز کو جانتا ہو) کی نماز قطعاً صحیح ہے اور حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صفوف میں خلا نہ چھوڑنے اور متصل رکھنے کا حکم دیا ہے اور اس کے خلاف پر نہیِ شدید فرمائی ہے۔ اور یہ بھی کوئی ضروری امر نہیں کہ وہ صف کے بائیں ہی ہاتھ کو کھڑا ہو، علماء اسے صف میں آنے اور مردوں کے درمیان کھڑے ہونے کی صاف اجازت دیتے ہیں۔ بعض بے علم جو یہ ظلم کرتے ہیں کہ لڑکا پہلے سے داخلِ نماز ہے اب یہ آئے تو اسے نیت بندھا ہوا ہٹا کر کنارے کر دیتے اور خود بیچ میں کھڑے ہو جاتے ہیں یہ محض جہالت ہے؛ اسی طرح یہ خیال کہ لڑکا برابر کھڑا ہو تو مرد کی نماز نہ ہو گی غلط و خطا ہے جس کی کچھ اصل نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۲۰۹ ملتقطاً)

(2) ...فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۱۵۰۔

(3) ...یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

ہیں کہ ”ہمارے سب گھر والوں یا گاؤں والوں نے آپ کو سلام کہا ہے“ اگر واقعی سب نے وکیل بنایا ہو تو حرج نہیں، ورنہ اپنی طرف سے اس طرح نہیں کہنا چاہیے۔

ایڈوانس کی رقم پر زکوٰۃ کا حکم

سُوال: جس مکان میں ہم رہتے ہیں ہم نے اس کے ایڈوانس کی رقم چالیس ہزار روپے دی ہے، کیا ان پر زکوٰۃ ہوگی؟

جواب: ایڈوانس کی رقم کے مالک آپ ہی ہیں، لہٰذا دیگر شرائط پائی جانے کی صورت میں اس پر بھی زکوٰۃ ہوگی۔[1]

چاشت کی نماز کا وقت اور طریقہ

سُوال: چاشت کی نماز کا وقت کیا ہے؟ نیز اس کی ادائیگی کا طریقہ بھی بیان فرما دیجیے۔ (سائل: قدیر احمد، قصور)

جواب: اشراق کے ساتھ ہی چاشت کا وقت بھی شروع ہو جاتا ہے، البتہ! جب سورج گرم ہو جائے اس وقت چاشت کی نماز پڑھنا اچھا ہے، مگر ضحوۂ کبریٰ سے پہلے پڑھے، اگر کسی نے اشراق کے ساتھ ہی چاشت کی دو رکعت بھی پڑھ لیں تو ہو گئی۔ نمازِ چاشت مستحب ہے، کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں اور افضل بارہ ہیں۔[2] حدیث پاک میں ہے: جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ پاک اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔[3]

❀❀❀❀

---

1 ...... کرایہ کے مکان پر ایڈوانس کی مد میں دی جانے والی رقم بظاہر امانت ہوتی ہے لیکن حقیقتاً قرض کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ معروف و معہود بین الناس (یعنی لوگوں کے درمیان) یہی (مشہور) ہے کہ مالک مکان اس رقم کو استعمال کرے گا اور مکان خالی کرنے پر ادا کرے گا اور یہی قرض کا مفہوم ہے۔ قاعدہ مسلمہ ہے "المعروف کالمشروط" یعنی جو معروف ہے وہ مشروط کی طرح ہے۔ لہٰذا اگر کرایہ دار پہلے سے مالک نصاب ہو یا اب ایڈوانس کی رقم تنہا طور پر یا دیگر اموالِ زکوٰۃ سے ملانے پر نصاب مکمل ہو جاتا ہو تو نصاب کا سال پورا ہونے پر حاجتِ اصلیہ اور قرض کو منہا کرنے (یعنی الگ کرنے) کے بعد بقیہ رقم حدِ نصاب کو پہنچتی ہو تو سال کے اختتام پر جو رقم موجود ہو خواہ یہی ایڈوانس کی مد میں دی جانے والی رقم اور دیگر اموالِ زکوٰۃ ان سب پر زکوٰۃ دینا فرض ہوگی۔ ہاں اس ایڈوانس والی رقم پر زکوٰۃ کی ادائیگی کا مطالبہ جب ہوگا جب اسے اس رقم میں سے کم از کم خمس یعنی پانچواں حصہ وصول ہو جائے گا۔ (فتاویٰ اہلِ سنّت، احکام الزکوٰۃ، ص ۲۷۰)

2 ...... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ۲/ ۵۶۳ تا ۵۶۴۔

3 ...... ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی صلاۃ الضحی، ۲/ ۱۷، حدیث: ۴۷۲۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرود شریف کی فضیلت	1	”راہِ سلوک کے مسافر“ سے کون مراد ہیں؟	7
کیا مرید ہونا ضروری ہے؟	1	طریقت شریعت سے جُدا نہیں!	7
اعلیٰ حضرت کی ایک عبارت کی وضاحت!	2	حاجتیں پوری ہونے کا وظیفہ	9
”غوثِ اعظم کا بندہ“ کہنا کیسا؟	3	بے پیروں کی عیّاری!	9
پیر بنانے کا مقصد	3	کیا میت کے گھر والے عید نہیں منا سکتے؟	11
عیدی دینے کا انداز!	4	میت کی موجودگی میں چولہا جلانا کیسا؟	11
کیا عیدی لفافے میں دینی چاہیے؟	5	گھر والے بیوی سے ناراض ہوں تو شوہر کیا کرے؟	11
مٹھی بند کرکے نذرانہ دینا کیسا؟	5	بچوں کا مَردوں کی صف میں کھڑا ہونا کیسا؟	12
قرآنِ کریم کو کیسے سمجھیں؟	5	لوگوں کے کہے بغیر کسی کو ان کا سَلام پہنچانا کیسا؟	12
کیا میاں بیوی کے بات نہ کرنے سے نکاح ٹوٹ جائے گا؟	6	ایڈوانس کی رقم پر زکوٰۃ کا حکم	13
دُعا کریں، ضد نہیں!	6	چاشت کی نماز کا وقت اور طریقہ	13

ماخذ و مَراجع

قرآن پاک	کلامِ الٰہی	
نام کتاب	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ-
ابو داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
مستدرک	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ-
معجم اوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
شفا	القاضی ابو الفضل عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ
درمختار	علامہ علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
رد المحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاوی ہندیۃ	شیخ نظام الدین و جماعت علمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
حیاۃ الحیوان الکبری	کمال الدین محمد بن موسی الدمیری، متوفی ۸۰۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتیِ اعظم ہند محمد مصطفٰے رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
فتاویٰ اہلِ سُنّت	مجلسِ افتاء	مکتبۃ المدینہ کراچی